پاکستان میں تعلیم کا معیار اور اس کی بہتری کے لیے تجاویز

یمنہ رحمان بھٹی

(مصنفہ سی ایس ایس آفیسر ہیں۔ وہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور سے میڈیکل لیبارٹری اور ٹیکنالوجی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں)

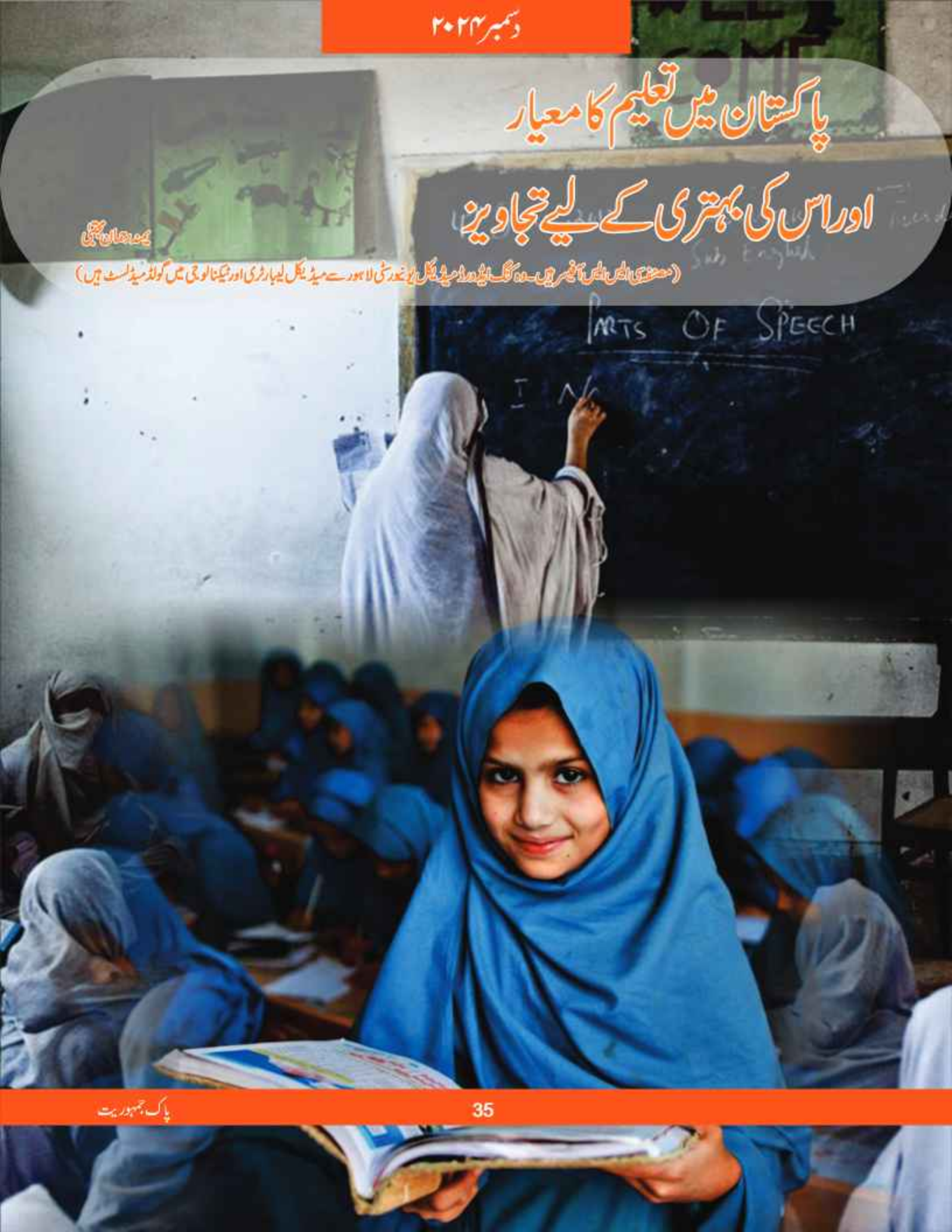



''تعلیم ایک ایسا زبردست ہتھیار ہے جس سے آپ پوری دنیا فتح کر سکتے ہیں۔'' (نیلسن مینڈیلا)

کسی ملک کی ترقی خوشحالی اور استحکام کے لیے تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کا مقصد افراد کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت کو تشکیل دینا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کو ایسی مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے کہ وہ آگے چل کر ملک کی بھاگ دوڑ کو اچھے طریقے سے دیکھ سکیں۔ درحقیقت، جہاں تعلیم ایک قوم کے اندر شعور اور فکر بیدار کرتی ہے وہی ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے تعلیم ہی وہ سیڑھی ہے جو ایک قوم کو اندھیرے سے اجالے میں لے جا سکتی ہے۔

اگر پاکستان کے تعلیمی نظام اور اس کے معیار کی بات کریں تو گزشتہ چند سالوں میں حکومت اور مختلف تنظیموں نے تعلیم کے شعبے میں اہم پیش رفت کی ہے اگرچہ پاکستان کا تعلیمی نظام ابھی بھی بہتری کی گنجائش رکھتا ہے مگر خوش آئند بات یہ ہے کہ موجودہ کچھ حکومتوں نے تعلیم کو ترجیح دیتے ہوئے کچھ ایسی پالیسیوں پر مثبت اقدامات لیے ہیں کہ جن کے چلتے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان تعلیمی لحاظ سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یونیسکو کے مطابق ۲۰۲۳ میں پاکستان کی شرح خواندگی ۶۲ فیصد تھی۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ پاکستان کا تعلیمی نظام اور اس کا معیار بتدریج نہ صرف ترقی کر رہا ہے بلکہ بدلتے وقت کے ساتھ اس میں جدیدیت بھی یکساں طور پر آ رہی ہے۔

بنیادی طور پر پاکستان کا تعلیمی نظام تین سطح پر تقسیم ہے۔ ایک مدرسے کا نظام ہے اور باقی دو اردو میڈیم اور انگلش میڈیم سسٹمز ہیں۔ مزید برآں، یہی نظام آگے مزید تین حصوں میں منقسم ہے ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم۔ اگر ہم مدرسہ اردو اور انگلش نظام کی بات کریں تو

ان نظام کا سب سے بڑا مسئلہ ایک یکساں نظام تعلیم کا نہ ہونا ہے۔ البتہ ۲۰۲۰ کے اقدامات قابلِ تحسین ہیں جس کے تحت ملک بھر میں یکساں نظام تعلیم کے لیے کوششیں پرزور طریقے سے جاری ہے۔ تاہم ایک نظام کو بدلنے میں وقت اور مستحکم محنت مطلوب ہے۔ مزید یہ کہ غیر سرکاری انگلش میڈیم سکولوں نے تعلیم کو کمرشلائز کر دیا ہے جس کی وجہ سے غریب اور متوسط گھرانوں کے باصلاحیت بچے اعلیٰ تعلیم سے اکثر محروم رہتے ہیں۔ اگر بات کریں ابتدائی تعلیم ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی تو ان تین سطحوں پر بھی ہمارے ملک میں واضح تفریق موجود ہے اور یہ فرق ہمیں صوبوں کی سطح پر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ پنجاب کا تعلیمی نظام باقی صوبوں کے مقابلے میں کافی حد تک آگے ہے جبکہ بلوچستان اور سندھ کے دیہاتوں میں تعلیمی نظام پر واضح توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں تعلیم کی شرح تقریباً ۴۰ فیصد ہے جبکہ پنجاب میں یہی اعداد ۷۱ فیصد تک موجود ہے۔ اگرچہ ۲۰۱۰ کے بعد تعلیم صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے مگر تعلیمی سطح پر صوبائی تفریق کو ختم کرنے کے لیے یکساں تعلیمی پالیسیوں کو وفاق کی سطح پر شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے دیہاتوں میں "Ghost School" کا تصور بہت عام ہے جس کی وجہ سے پاکستان کے دور دراز کے دیہاتوں میں تعلیم کا معیار تسلی بخش نہیں ہے۔

اگر پاکستان کے تعلیم کے مسائل کی بات کی جائے تو سب سے بڑا مسئلہ سرمایہ کاری کی کمی ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کو تعلیم کے لیے اپنے ملک کے خام مال کی پیداوار یعنی جی ڈی پی کا تقریباً چار سے چھ فیصد خرچ کرنا چاہیے۔ جب کہ پاکستان کا موجودہ تعلیمی بجٹ ۲۰۲۴ کے لیے جی ڈی پی کا ۹۱. ۱ فیصد ہے۔ تاہم ۲۰۲۴ کی تعلیمی ایمرجنسی کی وجہ سے گزشتہ سال کے لحاظ سے ۰۴. فیصد اضافہ ہوا ہے۔

دوسرا اور اہم مسئلہ اساتذہ کی کمی اور ان کی تربیت کا فقدان ہے۔ پاکستان کے دیہاتوں میں "Ghost School" کا تصور بہت عام ہے جس کی وجہ سے پاکستان کے دور دراز کے دیہاتوں میں تعلیم کا معیار تسلی بخش نہیں ہے۔ اگر طالب علم کے مقابلے میں اساتذہ کا تناسب دیکھا جائے پاکستان میں ایک استاد کے نگرانی میں تقریباً ۴۰ سے ۴۵ طالب علم ہوتے ہیں۔ جب کہ اقوام متحدہ کے عالمی معیار کے مطابق یہ تعداد تقریباً ۲۵ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ مزید برآں، اگر دیہاتوں کے سرکاری سکولوں کی بنیادی سہولتوں کا جائزہ لیا جائے تو وہاں پر پینے کے صاف پانی کے ساتھ ساتھ بیت الخلاء اور بجلی جیسی سہولیات بھی موجود نہیں ہیں۔ پاکستان سوشل اینڈ لیونگ سٹینڈرڈز میژرمنٹ (PSLM) کے ۲۰۲۱ سے ۲۲ کے سروے کے مطابق پاکستان کے تقریباً ۴۰ فیصد سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔

اگر پاکستان کے تعلیمی معیار کی مثبت پہلو کی طرف دیکھا جائے تو گزشتہ چند سالوں میں آنے والی پیش رفت قابل تعریف ہے۔ ملکی سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی محنت اور ان کے تعاون کی وجہ سے نہ صرف سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اور اساتذہ کرام کی ٹریننگ پر بھی کام کیا جا رہا ہے۔ طلبہ کے سکولوں میں داخلے کی شرح بھی بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ پنجاب میں پنجاب

ایجوکیشن انیشیٹو مینجمنٹ اتھارٹی مفت اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے تگ و دو کر رہی ہے۔ کیئر فاؤنڈیشن اور دانش سکول سسٹم کے اقدامات بھی تعلیمی معیار کو بہتر کر رہے ہیں۔



پاکستان میں تعلیم کے معیار کو بہتر کرنے کی تجاویز:

اگر ہم اس تصور کے پیش نظر آگے بڑھیں اور اس معاملے کا باریک بینی سے جائزہ لیں تو پاکستان میں تعلیم کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے کہیں اہم تجاویز پیش کی جاسکتی ہیں جن پر عمل درآمد کر کے پاکستان اپنے تعلیمی معیار کو نہ صرف بہتر بنا سکتا ہے بلکہ تعلیمی رسائی کو بھی وسیع کر سکتا ہے۔ ان مثبت اقدامات میں سب سے اہم تجویز یہ ہے کہ سب سے پہلے تو حکومت کو تعلیمی بجٹ میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ تعلیمی اداروں کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنایا جا سکے۔ بجٹ میں اضافے سے جی ڈی پی کا چار سے چھ فیصد حصہ تعلیم کے لیے مختص کیا جائے، جو کہ سکولوں میں جدید سہولیات کے فراہمی، نئے تعلیمی اداروں کے قیام اور اساتذہ کی تربیت میں مددگار ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ، اساتذہ کی تعداد اور ان کی تربیت میں بہتری لانا بھی ایک اہم نقطہ ہے جو کہ پاکستان کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے میں مفید ثابت ہوگا۔ ایک معلم کے زیر نگرانی طلبہ کی تعداد کو عالمی معیار کے مطابق لانا ضروری ہے تاکہ تعلیمی نظام کا معیار بہتر ہو سکے۔ اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں سے آگاہ کرنے کے لیے تربیتی



ورکشاپس کا اہتمام کیا جانا چاہیے تا کہ وہ دور حاضر میں طلبہ کو جدید اور موثر طریقے سے تعلیم فراہم کر سکیں۔

مزید برآں، تعلیم کے شعبے میں مزید بہتری لانے کے لیے یکساں نصاب تعلیم کا نفاذ پورے ملک میں ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف ملک کے مختلف حصوں میں مساوی تعلیمی مواقع فراہم ہوں گے بلکہ طلبہ کے تعلیمی معیار میں بھی یکسانیت پیدا ہوگی۔ خاص طور پر دیہی علاقے جہاں پہ اعلیٰ تعلیم کا فقدان ہے وہاں تعلیم کے فروغ کے لیے بنیادی سہولیات کی فراہمی اہمیت کی حامل ہے تا کہ وہاں کے طلبہ کو بھی شہری علاقوں کے طرح مساوی مواقع میسر آئیں۔ جس طرح اکیسویں صدی ٹیکنالوجی کا دور ہے، اس میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو بھی فروغ دینا ایک اہم قدم ہے، ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارمز کے ذریعے طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ خاص طور پر کرونا وبا کے بعد، آن لائن تعلیم کے نظام نے ڈیجیٹل تعلیم کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے اور اب اس سلسلے کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے تا کہ ملک بھر کے طلبہ جدید تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں میں بدعنوانی کے خاتمے اور قابلیت کو فروغ دینا بھی ضروری ہے تا کہ تعلیمی وسائل کا درست استعمال ہو سکے۔ عوامی شعور اجاگر کرنے کے لیے والدین اور معاشرے کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا جانا بھی ضروری ہے تا کہ شرح خواندگی میں مزید اضافہ ہو سکے اور تعلیم کے فروغ میں معاشرتی سطح پر مثبت تبدیلیاں لائی جا سکیں۔

مختصراً، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں تعلیم کا معیار دن بدن بہتر ہو رہا ہے اور مزید مثبت پیش رفت کی توقع ہے۔ حکومتی اور غیر سرکاری تنظیموں کی کاوشیں، عوام میں بڑھتا ہوا تعلیمی شعور اور جدید تعلیمی پالیسیوں کا نفاذ اس بات کا مثبت ثبوت ہے کہ ملک میں تعلیم کے شعبے کا مستقبل روشن ہے۔ تعلیم میں مزید سرمایہ کاری، اساتذہ کی بہتر تربیت اور ٹیکنالوجی کے فروغ جیسے اقدامات پاکستان کو نئی ترقی کی راہوں پہ لے کے جا سکتے ہیں۔